Digitized by Khilafat Library

جلد ۲۱ — قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ و ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء — نمبر ۱۱ و ۱۲

ہمارا سالانہ جلسہ اور اسکی خصوصیات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء کو بخیر وعافیت اور پوری کامیابی سے ختم ہوا۔ ناظرین کو جیسا کہ پہلے سے معلوم ہے یہ جلسہ بجائے دسمبر کے آخری ہفتہ کے تعطیلات ایسٹر پر ملتوی ہوا تھا لیکن بعد میں یہ ضروری سمجھا گیا کہ ایسٹر کی بجائے مارچ کے تیسرے ہفتہ کے شروع میں ہو۔

میں ۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں ایک اتفاقی حادثہ سے شکستہ پا ہو کر خانہ نشین ہو گیا اور مشیت ایزدی نے اس سال کے سالانہ جلسہ کا پورا لطف اٹھانے کا موقع نہ دیا اسلیے ممکن ہے کہ سالانہ جلسہ کے حالات کو لکھتے ہوئے میں پوری کیفیت نہ لکھ سکوں جسکے لیے میں پہلے ہی معذرت کرتا ہوں۔

میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس مرتبہ اپنے سالانہ جلسہ کی خصوصیات کا تذکرہ کروں۔ اور ان خصوصیات کے لحاظ سے اس اجتماع کی کامیابی پر ایک روشنی ڈالوں۔

خلافت ثانیہ کے پہلے جلسوں پر نظر

خلافت ثانیہ کا ظہور ابتلاؤں اور فتن میں ہوا اور جسقدر کسی شخص کی راہ میں روکیں اور مشکلات ہوں اسیقدر اس کی کامیابی کی عظمت اور شان بڑھ جاتی ہے۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفات کے ساتھ ہی جو فتنہ جماعت میں پیدا ہوا اُسکے تصور سے بھی روح کانپ جاتی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خلافت راشدہ حقہ کے لیے مقدر

(انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر و پرائٹر طبع ہو کر شائع ہوا)

گے یہ خدا نے نازل فرمایا ہے یعنی حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام نے جو طریق اپنی جماعت کو تعلیم کیا ہے وہی صراط مستقیم ہے - جو **منزل مقصود** کو قریب کرے گی کچھ شک نہیں کہ اس میں **دین کو دنیا پر مقدم کرنا** پہلا اصل ہے اور اسوقت کی سیاسی اغراض مسلمانوں کی ملکی ضروریات پر غور و فکر کی اولین ضرورت پیش کرتی ہیں۔ لیکن حق یہی ہے کہ اگر دین کو دنیا پر مقدم کر لیا جاوے تو دنیا خادم دین ہو کر خود پیچھے چلی آئے گی -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے **منہاج نبوۃ** پر ایک جماعت قائم کی اور وہ خدا کے فضل سے اسوقت آپکے بعد بھی اس طریق پر جو خلافت علی منہاج نبوۃ کا طریق ہے - ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر اور دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا لوا ہاتھ میں لیکر آگے بڑھ رہی ہے - اس کا عزم بلند اور **مقصد عظیم** ہے - وہ چاہتی ہے کہ کل دنیا کو اسلامی **لواء** کے نیچے لائے اور ہر قسم کی ترقیوں اور بلندیوں کی یہی جماعت وارث ہو -

پس اصلی چارہ کار **مذہب کی عملی روح** ہے جبتک یہ مسلمانوں میں پیدا نہیں ہوتی ان کے تمام کاموں میں ایک خامی اور نقص ہے اور اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو ایک ناقص اور سڑی ہوئی غذا کے استعمال کا ہوتا ہے

اس لیے!

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس چشمہ کی طرف رہنمائی کریں جو قرآن کی چوٹیوں سے دنیا کو سیراب کرنے لیے بہتا انھیں اس طریق کو اختیار کرنا چاہیے جو خدا تعالیٰ نے اسوقت نازل کیا ہے -

اسوقت جبکہ دنیا کی دوڑ میں ہم شریک ہو رہے ہیں اور سیاسی میدانوں نے ہر قسم کے حواس کو گویا معطل کر دیا ہے - یہ باتیں اوپری اور بے اثر معلوم ہونگی مگر حقیقت انھیں کے نیچے ہے اور اس چشمہ بقا کی طرف جو راستہ جاتا ہے وہ یہی ہے

چاہو تو قبول کرو -

اس عام بیداری نے ہماری جماعت کے فرائض میں بہت کچھ اضافہ کر دیا ہے حضرت امام ہر مقام پر جماعت نہیں بلکہ دنیا کو لیجانا چاہتے ہیں وہ آپ کی تحریروں اور تقریروں سے نمایاں ہے اور ان **کی عملی سکیم** اس کی شاہد ہے ایسی حالت میں جبکہ مسلمان خصوصاً ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور انھیں **صحیح راستہ** نہیں ملتا ہمارا فرض ہے کہ ہم انھیں اس **مقصد عظیم** کی طرف بلائیں -

اور کثرت کے ساتھ اپنے لٹریچر ان میں پھیلائیں اور یہ لٹریچر موجودہ **سیاسی ضروریات** کے صحیح حل کیطرف رہنمائی کرنے والا ہو - ہمارے اخبارات کثرت کے ساتھ شائع ہوں اور وہ موجودہ ملکی اور سیاسی ضروریات میں **صراط مستقیم** کو پیش کریں - یہ ایک وقتی ضرورت ہے جو پیدا ہو چکی ہے اور مسلمان اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان کے جویاں ہیں - بیقرار اور پریشان طبیعتوں کے لیے **تسلی** اور **اطمینان** کا سامان پیدا کر دو تو سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ کے لیے ایک بہت خوشگوار راستہ کھلنے والا ہے - اس میں شک نہیں کہ ابتداءً اسکے لیے مختلف قسم کی مشکلات ہمارے سامنے ہوں گی - مگر مومن کی راہ میں کوئی مشکلات مشکلات نہیں ہوتی ہیں اس لیے کہ اسکی امید اسکا سہارا وہ فوق الفوق ہستی ہوتی ہے جو ہر حالت میں مومن کی **کفیل** اور اس کے کامیاب کرنے کا یقین دلاتی ہے -

معزز ہمعصر قوم نے **احیاء ملت** کے عنوان سے جو سلسلہ شروع کیا ہے میں انشاء اللہ اسکے چند نمبروں کے بعد اس پر تنقید کروں گا - اور خدا کے فضل اور رحم سے یہ مفصل بتانے کی کوشش کروں گا کہ **مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا صحیح حل کیا ہے؟** وباللہ التوفیق

اعلان ضروری

مجلس معتمدین نے طلباء کے تعلیمی اخراجات کی زیادتی کو محسوس کر کے اپنے جدید اجلاس میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وہ تمام طلباء جو بورڈنگ ہائی سکول میں رہتے ہوں ان کے مدرسہ کی فیس وہ خود اپنے پاس سے ادا کیا کرے گی - گویا بالفاظ دیگر تمام بورڈروں کی مدرسہ کی فیس بالکل معاف ہوگی - علاوہ ازیں اب تک بورڈنگ میں باورچی خانہ کے عملہ کا خرچ بھی بورڈروں پر پڑتا تھا - اور پڑنا بھی چاہیے لیکن طلباء کے اخراجات کی زیادتی کو محسوس کر کے انجمن نے وہ بھی اپنے ذمہ لے لیے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بعض تجاویز سوچی گئی ہیں - جن سے انشاء اللہ اخراجات میں بہت کمی آ جائیگی احباب کو چاہیے کہ ان رعایتوں سے فائدہ اٹھائیں جو انکی خاطر ہزارہا روپے کا بوجھ اٹھا کر انجمن نے کی ہیں - اور اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھیجیں والسلام مرزا بشیر احمد منیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

افغانستان کیلیے ایک زبردست نشان!

Digitized by Khilafat Library

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کے خون شہادت کے قطرات کا اثر اور خدائی انتقام کے مشاہدات

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس بیدردی اور ظلم کے ساتھ سنگسار کیا گیا وہ ایک ایسی دردناک اور خونی داستان ہے کہ کوئی اہل دل رنج و افسوس کے جذبات کے اظہار کے بغیر سن ہی نہیں سکتا۔

اس پاکباز اور صاحب علم و فضل آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا محض قصور تھا کہ اسنے

کیوں خدا تعالیٰ کے ایک فرستادہ کو قبول کیا

اور کیوں وہ افغانستان کے خونی ملاؤں کی ہاں میں ہاں ملا کر خونریزیوں کا فتویٰ نہیں دیتا۔ وہ کیوں خونی مہدی اور خونی مسیح کی آمد کے خلاف وعظ کرتا ہے اور کیوں اس بیہودہ خیال کی مخالفت کرتا ہے جو شوریدہ سر ملاں بے گناہ لوگوں کے قتل کو غازی پن کے نام سے تعبیر کرتے ہیں غرض اس بے گناہ انسان پر صرف یہ الزام تھا کہ وہ

حق کی اشاعت اور تبلیغ کیوں کرتا ہے

کابل کی سرزمین نے اس واقعہ شہادت پر معاً خدا تعالیٰ کے ایک قہری نشان کی تجلی کا معاینہ کیا اور ہیضہ کی وبا نے اپنا ہاتھ دکھایا اور وہ لوگ جو **شہید مرحوم** کی مخالفت میں سب سے بڑھکر حصہ لینے والے تھے اب تک قیدخانہ میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ اور کوئی انکا پرسان حال نہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ابھی اس جرم کی سزا دینے کے لیے کافی طور پر ظاہر نہیں ہوا تھا۔ آخر وہ شخص جو حکومت کے لحاظ سے اسکا ذمہ دار تھا کہ وہ دیوانہ **ملاؤں** کی ہاں میں ہاں نہ ملاتا بلکہ اس کا فرض تھا کہ وہ پوری تحقیقات کرتا جو اس نے نہ کی) اس خدائی انتقام کی زد میں آگیا۔ اور کسی نامعلوم قاتل نے اسے قتل کر دیا۔ ہمیں اسکی جوانا مرگی کا افسوس ہے۔ مگر یہ ایک خدائی سلسلہ ہے اسکا ایک **قہری نشان** ہے خدا تعالیٰ نے جس طرح چاہا کیا۔ اور اُن لوگوں کو جو اس **ظلم عظیم** میں شریک تھے جسطرح چاہیگا پکڑے گا۔ کابل اور دوسرے لوگوں کے لیے یہ

عبرت کا مقام ہے

جو خدا تعالیٰ کے اس **قہری نشان** کو دیکھ کر آستانہ الوہیت پر گر جائیں۔ امیر حبیب اللہ خان صاحب کے قتل کے بعد کے واقعات نے ظاہر کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ انتقام ابھی اب ختم ہو رہا ہے۔ جن لوگوں نے شہید مرحوم کے خلاف سازش کی تھی ان میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہاتھ شہزادہ نصر اللہ خاں صاحب کا تھا اور خدا کی قدرت ہے کہ آخر

شہزادہ نصر اللہ خانصاحب گرفتار ہو گئے

اور اُنکی گرفتاری نے صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم کی گرفتاری کا انتقام پورا کر دیا۔ وہ کیا دن ہو گا جب **فدائے حق و صداقت شہید مرحوم** محض خدا کے ایک فرستادہ کو قبول کرنے کے جرم میں گرفتار ہو کر تشہیر کیا گیا تھا۔ کابل کے کوچہ و بازار جن میں وہ **مرد حق** طوق زنجیروں میں گرفتار پھرایا جاتا تھا اس **ظلم عظیم** کی وجہ سے کانپتے ہوں گے۔ مگر کابل کے شہدے اسپر تمسخر کرتے ہوں گے۔ آج اسی کابل میں وہ شخص فی الحقیقت

ایک مجرم کی حیثیت میں گرفتار جا رہا ہے

عبداللطیف کے طوق و زنجیر میں ایسی کوئی بوجھ اور تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ تو کہہ رہا تھا کہ ؎

متاع مہر رخ تو نہاں نخواہم داشت
کہ خفیہ داشتن عشق تو زغداری است
براں سرم کہ سر و جان نثار تو بکنم
کہ جاں بیار سپردن حقیقت یاری است

مگر

شہزادہ نصر اللہ خانصاحب **جرم بغاوت** میں ماخوذ ہیں اور صاف الفاظ میں موجودہ امیر نے **تغلّب** کا الزام لگایا۔ اور بالآخر انھیں گرفتار کر لیا۔ یہ **طوق و زنجیر** اس طوق و زنجیر سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ عبداللطیف کا طوق اپنے اندر وہی کیفیت رکھتا تھا۔ جو شہید مرحوم کے جد امجد شہید **کربلا** رضی اللہ عنہ کی مصاحب میں تھی۔ مگر نصر اللہ خاں اور اُسکے رفقا کی گرفتاریاں

اخذ آوبیلا

کا رنگ رکھتی ہیں اور ابھی یہ ابتدا ہے اسکا انجام اپنے اندر اُسی طرح ایک **ہیبت حق** رکھے گا جو خدا تعالیٰ کی قہری نشانوں میں ہوا کرتی ہے۔

وہ جو خدا ترس دل رکھتے ہیں اس سے عبرت حاصل کریں خدا تعالیٰ کی گرفت سخت اور دیر بعد ہوتی ہے۔

دیر گیر و سخت گیر د مر ترا۔

ابھی امیر کابل کے قتل کے بعد کے واقعات کے متعلق جو اخبار

میں شائع ہوا ہے درج کر دیتا ہوں -

سردار نصر اللہ خان اور سردار نادر شاہ کمانڈر انچیف کی گرفتاری

لندن ۱۸ مارچ دار العوام میں مسٹر فشر نے سر ڈی ریس کو جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ آخری اطلاعات جو موصول ہوئی ہیں اس میں کچھ شبہ نہیں رہتا کہ نصر اللہ خان امان اللہ کے حق میں سلطنت سے دست بردار ہو گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ امان اللہ خاں اسوقت جلال آباد اور کابل پر متصرف ہیں - امیر کے قتل کے متعلق گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - مگر اب تک مستند ذرائع سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ قتل کا مقصد کیا تھا اور اس میں کون کون لوگ شریک ہیں - امان اللہ اور نصر اللہ کے تعلقات اور عنایت اللہ کے رویہ اب تک صاف نہیں ہوا - امیر کی وفات پر برطانیہ عظمیٰ کے ایک سچے دوست تھے جن کی دوران جنگ کی وفادارانہ خدمات اتحادیوں کے لیے بھی بہت خدمت ثابت ہوئی ہے نہایت افسوس کے قابل ہے

ایک عجیب و غریب داستان -

بمبئی ۲۳ مارچ - اخبار ٹائمز آف انڈیا نے حسب ذیل دلچسپ بیان واقعات افغانستان کے متعلق جو اس کے نامہ نگار نے ۵ مارچ کو پشاور سے بھیجا تھا شائع کیا ہے -

ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خاں کے قتل کے متعلق ان کے بھائی سردار نصر اللہ خاں کے فوری اعلان کے بجائے اب رفتہ رفتہ مفصل واقعات معلوم ہو رہے ہیں جو قابل اعتماد خیال کیے جا سکتے ہیں قتل کا افسانہ یہ ہے کہ فروری میں ہز میجسٹی امیر نعمان کیمپ کے قریب جو جلال آباد کے متصل ہے شکار کے لیے گئے تھے - قاعدے کے مطابق بہت افسر اعلیٰ افسران کے ہمراہ تھے جن میں سردار نصر اللہ خاں اور سردار نادر خاں کمانڈر انچیف بھی تھے یہ جماعت امیر کے ایک باغ میں اتری جہاں خطرے کی کوئی وجہ نہیں تھی اگرچہ ہز میجسٹی کی حفاظت کے لیے حسب معمول انتظام کیے گئے تھے - شاہی خیمہ کی حفاظت پر سپاہی متعین تھے مگر باوجود ان تمام انتظامات کے قاتل رات کو خیمہ میں گھس گیا - اور اس نے ریوالور سے امیر کا کام تمام کر دیا یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سردار نصر اللہ خاں نے وائسرائے کو جو خط لکھا تھا اس میں بیان کیا گیا تھا کہ ایک نامعلوم قاتل نے یہ کاروائی کی ہے اگرچہ یہ سچ بھی ہو تاہم یہ بیان مشتبہ ہے - حقیقت یہ ہے کہ سردار نصر اللہ خاں یا تو شور و غل سے بیدار ہوئے یا کسی نے انہیں اطلاع دی اور وہ قتل کے بعد فوراً اس موقع واردات پر پہنچ گئے - ممکن ہے سردار نصر اللہ خاں سے کہہ دیا گیا ہو کہ قاتل بھاگ گیا ہے لہٰذا اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے اور اس واقعہ سے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ کیوں سردار نصر اللہ خاں نے ملزم کی گرفتاری میں بے پروائی سے کام لیا بہرحال جو کچھ بھی ہو بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت سردار نصر اللہ خاں نے لاش کو تجہیز و تکفین کی غرض سے جلال آباد بھیجنے کا حکم دیا جب امیر حبیب اللہ خاں کی لاش جلال آباد پہنچی تو علماء نے کہا کہ جب تک مرحوم کا کوئی جانشین مقرر نہ ہو گا تجہیز و تکفین عمل میں نہیں آ سکتی سردار نصر اللہ خاں نے کمانڈر انچیف کی مدد سے اس مشکل کا مقابلہ کیا اور عنایت اللہ خاں کو دھمکی دے کر اپنے دعوے تخت و تاج سے دست بردار ہو جانے پر مجبور کیا - اور اسی موقعہ پر سردار نصر اللہ خاں نے اعلان کیا کہ فوج کی تنخواہ بارہ روپیہ سے سولہ روپیہ کیجاتی ہے اور پرانے دستور کے مطابق اپنے دعویٰ کو محفوظ کرنے کے لیے غالباً سردار نصر اللہ خاں کو کابل واپس جانا چاہیے تھے اگرچہ انھیں اپنی مخالفت کا علم تھا - اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر ابتدا ہی میں اس کا قلع قمع نہ کر دیا گیا تو انھیں مجبوراً تخت چھوڑنا پڑے گا - ان کے اغراض خواہ کچھ ہی ہوں مگر انھوں نے وہ ہوشیاری اور وہ پھرتی نہیں دکھائی جس سے وہ مقابل کے دعوے کو روک سکتے مرحوم امیر کے بعض دوستوں کے ساتھ نصر اللہ خاں کا رویہ یقینی طور پر مردانہ تھا - یہ لوگ کابل میں سردار امان اللہ خاں کے پاس گئے اور انھیں ترغیب دی کہ تم اپنے امیر ہونے کا اعلان کر دو اور سردار نصر اللہ خاں اور نادر شاہ موقوف کرا دیئے گئے - امیر امان اللہ خاں نے جلال آباد میں سازش کنندوں کو گرفتار کر لیا ہے - جن میں سردار نصر اللہ خاں اور سردار نادر شاہ خاں کمانڈر انچیف بھی شامل ہیں مگر اب تک سازش کی داستان مکمل نہیں -

مزید حالات

نصر اللہ خاں اب سخت قید میں ہے اور اسیطرح موجودہ امیر امان اللہ خاں کے دونوں بھائی عنایت اللہ خاں اور حیات اللہ خاں بھی قید ہیں کمانڈر انچیف مع اپنے تمام خاندان اور اعزا کے گرفتار کر لیا گیا ہے - اور جلال آباد سے کابل تک

بیڑیاں پہنا کر لایا گیا

بیڑیاں بہت وزنی یعنی سوا من سے بھی زیادہ تھیں ان وزنی بیڑیوں کے ساتھ پہاڑی راستوں سے - قیدیوں کے لانے میں گھوڑوں کو سخت دقت پیش آئی - راستہ میں قیدیوں یا گھوڑوں پر ترس کھا کر بیڑیاں کھولدی گئیں -

---

حربہ احمدیہ - ایک مشہور ایڈیٹر کا لکھا ہوا رسالہ ہے اور اسمیں غیر احمدیوں پر ۶۰ پیچیدہ لاجواب سوال درج ہیں قیمت ۱ر مرزا صاحب مہدی ہیں مشہور و معروف بروزن مرزا صاحب قیمت ۱ر نبیوں کی پہچان ۲۸ نشان قرآن کریم سے نوشتہ حضرت خلیفہ اول قیمت ۱ر قول فیصل - پیغامیوں کے جواب میں قیمت … نیا چھاپا کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف … اور ہر قسم کی مجلد کتابیں صرف کارڈ آنے پر بذریعہ وی پی ارسال کیجاتی ہیں -

ملنے کا پتہ
محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

الحکم قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ و ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

جلد ۲۲ نمبر ۱۱ و ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے اس سال کے سالانہ جلسہ پر عرفانِ الٰہی پر جو تقریر فرمائی اور جس طرح پر اپنے خدام کو جام معرفت سے سرشار فرمایا اس کیف کی لذتُ حقیقت کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ایڈیٹر صاحب الفضل شائع کرینگے جنھوں نے اسکو حسب معمول پورا قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں تو بیمار تھا اور محض حضرت کی تقریر سننے اور اجتماع کے برکات اور دعاؤں میں شریک ہونے کے جذبہ سے اس تقریر کے وقت حاضر ہوا تھا اور اپنے مطلب کے کچھ نوٹ کر سکا تھا وہ انشاء اللہ بسلسلہ آئندہ اشاعت سے ناظرین کی نذر کروں گا یہ بھی خیال ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو کچھ معرفت الٰہی کے متعلق لکھا یا بیان فرمایا ہے وہ بھی وقتاً فوقتاً اشاعت کرتا ہوں چنانچہ ایک نوٹ جو حضور علیہ السلام کی اپنی ذاتی کیفیت و حالت کا مظہر ہے درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

اگر مجھے زندان میں بٹھا دیا جاوے تو میں ناخوش نہیں کیونکہ میرے ساتھ وہ ہے جو اپنے وفادار زندانی کو تسلی دیتا ہے اور اگر مجھے اس کے تعلق کی وجہ سے قتل کیا جاوے تو میں رنجیدہ نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسوقت تک میری جان نکل جائے وہ اپنے راحت بخش کلام سے مجھے سرور بخشے گا میں اس کو چھوڑ کر کس کو قبول کر سکتا ہوں۔ کس کے پاس تسلی ہے جو اس کے پاس ہے میں اسکے بعد کیا تلاش کروں کہ وہ مجھ سے بڑی محبت سے کلام کرتا ہے اور اپنے خارق عادت نشانوں سے مجھے تسلی بخشتا رہتا ہے۔ جسوقت دنیا سوتی ہے اور ہر ایک غفلت میں ہوتا ہے اسوقت وہ مجھے جگاتا ہے۔ اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ اور مجھے آئندہ کی خبریں دیتا ہے اور میری دعائیں سنتا ہے میں جانتا ہوں کہ وہی میرا ...... ہے جس کے تعلق سے مجھے نجات ملی ہے میں ہر ایک کو جانتا ہوں کہ جو اس سے دور ہے وہ گمراہ ہے مگر میں بجز درد دل ظاہر کرنیکے اسکے دل میں اتر نہیں سکتا تا اسکے دل کو صاف کر دوں اور میں جانتا ہوں کہ اسکی خاص تجلی کے بغیر ہر ایک دل اندھا ہے مگر میں اسکے اندر داخل نہیں ہو سکتا تا اُنکو نور بخشوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اسکی خاص روح کے بغیر ہر ایک دل مردہ ہے مگر میں اُنکو خود بخود زندہ نہیں کر سکتا۔ جبتک زندگی کی روح آسمان سے نہ اترے دنیا نابینا ہے باہم لڑ رہی ہے مگر ان میں سے سچا وہی ہے جو اس سے معرفت کا تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس دعوے میں صادق وہی ہے جو کثرت سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے۔

اطلاع

سرپرستان الحکم کی خدمت میں التماس ہے کہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے اخبار کے بقا و قیام کے لیے ضرورت ہے کہ مالی مشکلات اسکی راہ میں نہ رہیں۔ اسلیے احباب اپنے ذمگی واجب الادا مطالبات کو یہ تو ہو گا بغیر کسی تحریک کے خود ہی بھیجدیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ دفتر سے جو وی پی جاری ہو رہے ہیں انھیں وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ وی پی کی واپسی پہلے سے زیر بار خادم سلسلہ کے لیے سخت تکلیف دہ امر ہوتا ہے۔ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو تو وی پی امانتاً رکھکر دریافت کیا جا سکتا ہے۔ احباب جدید خریداروں کے لیے بھی اپنے دوستوں میں تحریک کرتے رہیں

خاکسار

یعقوب علی

ریاست پٹیالہ کی فراخ دلی اور بے تعصبی

یہ پہلا موقعہ نہیں کہ میں ریاست پٹیالہ کی بے تعصبی اور فراخدلی کا اظہار کرتا ہوں۔ بلکہ اس سے پہلے بھی میں اس کا اعتراف کر چکا ہوں لیکن مجھے نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ بعض سکھ صاحبان محض اپنے ذاتی اغراض کی وجہ سے مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی ان شاندار قومی خدمات سے چشم پوشی کر کے انہیں کسی ایک یا دوسری وجہ سے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہز ہائینس کا اس سے کچھ بگڑے گا نہیں اور یہ بدنام کنندہ نکوہائے چند کے مصداق لوگ اپنا سا منہ لیکر بیٹھے رہ جائیں گے۔

ہز ہائینس نے بحیثیت ایک سکھ ہونے کے اپنی قوم کی تعلیمی اور دوسری انسٹیٹیوشنز کی جو مدد کی ہے وہ دوسرے والیان ریاست کے لیے اپنی قومی تعلیم گاہوں کی امداد کے لیے ایک بہترین نظیر ہے مگر وہ بحیثیت ایک والی ریاست کے اپنی رعایا کی ہر جماعت اور افراد کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کے لیے آمادہ پائے جاتے ہیں۔ اور ریاست کے وزرا اور مشیروں میں بھی یہ سپرٹ پائی جاتی ہے کہ وہ معاملات کی تہ تک پہنچنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی ناسازی طبیعت کی وجہ سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی (جو احمدی ہیں) خدمات کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جو ایک مخلص اور جان نثار خادم حضرت مسیح موعود کے ہیں۔ اپنے تمام دنیوی مفاد کو لات مار کر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور رہنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ انکی رخصت کا معاملہ ایسے ایام میں پیش آیا۔ جب کہ انفلوئنزا کا سخت حملہ تھا اور میڈیکل سٹاف کی ہر جگہ محسوس ہو رہی تھی۔ اس حالت میں مجھے اس معاملہ کی اہمیت وہاں کے پرائم منسٹر اور ہوم منسٹر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کا جب موقع ملا۔ تو انہوں نے بڑی مہربانی سے ریاست کی ہنگامی ضروریات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امام و پیشوا کے لیے قربان کر دینا بہت آسان سمجھا۔ یہ معاملہ ہوم منسٹر صاحب کے متعلق تھا۔ انہوں نے بڑی کشادہ دلی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی رخصت کو منظور کیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ریاست کی طرف سے ہر قسم کی طبی امداد کے پیش کرنے کا اظہار کیا گیا کیوں؟ صرف اس لیے کہ جس شخص کے لیے ریاست کے ایک ڈاکٹر کی خدمات مطلوب تھیں وہ حجت صداقت۔ پاکیزگی اور اخلاق کا ایک زبردست معلم اور ایک کثیر التعداد جماعت کا امام ہے اس طرح ریاست پٹیالہ کی احمدی جماعت کے دل میں اپنے حکام کے لیے خاص عزت و محبت اور وفاداری کے جذبات نے ترقی کی اور ہماری جماعت کو شکر گزاری کا موقع ملا۔ اس کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب کی خدمات کی ضرورت محسوس ہوئی اور جناب ہوم سکرٹری صاحب کی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایڈیٹر الحکم کو بھی اس درخواست کے ساتھ بھیجا گیا۔ تو انہوں نے اس مہربانی اور شفقت سے ڈاکٹر صاحب کی رخصت کے سوال کو جو باہر چند ہم اسباب پر آمادہ تھے کہ انہیں با تنخواہ بھی رخصت دی جاوے تو مضائقہ نہیں مگر ریاست نے ڈاکٹر صاحب کو ۶ ماہ کی فرلو دینا منظور کر لیا جس کے لیے میں جماعت کی طرف سے ریاست پٹیالہ کا

شکریہ ادا کرتا ہوں

اور اخبار میں اس لیے اعلان کرتا ہوں کہ تمام جماعت کو ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی اس فراخدلی اور بے تعصبی کا علم ہو مجھے اتنا وقت اور موقعہ نہ تھا کہ میں خود ہز ہائینس سے ملتا لیکن یہ مجھے وثوق سے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر باوجود ایک پکے سکھ ہونے کے اور اپنے مذہب کے زبردست حامی ہو کے نہایت وسیع الخیال اور غیر متعصب ہیں۔

احمدی جماعت نے تو عملی طور پر دیکھ لیا ہے کہ اس کے معاملہ میں انہوں نے وسعت قلبی کا ثبوت دیا ہے۔

میں بلا خوف کے ظاہر کرتا ہوں کہ ریاست پٹیالہ بھی بہت خوش قسمت ہے کہ اسکو ایسا حکمران ملا ہے

ریاست پٹیالہ کے جن ارکان حکومت سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے انہیں بھی میں نے بہت خوش اخلاق معاملہ فہم اور وسیع الخیال پایا ہے خصوصیت سے میں

کرنل مستری صاحب

ہوم منسٹر کے اعلیٰ اخلاق کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا وہ نہایت مدبر اور معاملہ فہم پائے گئے۔ منسٹروں کے اخلاق نے ان کے سٹاف پر اثر ڈالا ہے۔ ہوم منسٹر صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ پنڈت روپ لال صاحب دانا دل بھی اپنی شرافت اور قابلیت اور اخلاق کے لحاظ سے اس پائے کے آدمی ہیں کہ روز دن آتا ہے۔ جبکہ انکی قابلیت اور معاملہ فہمی قدر دان آقا کی نگاہ میں انہیں کسی بلند مقام پر لے جائیگی۔

بہرحال وہ لوگ سخت ظلم کرتے ہیں جو ریاست کے قابل قدر اور واجب العزت حکمران کو بدنام کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں۔ میں آئندہ اس کو بھی وسعت سے لکھوں گا۔

چونکہ افسروں کے اخلاق و صفات انکے ماتحتوں پر اثر کیے بغیر نہیں رہتے ہز ہائینس کے اخلاق اور وسعت حوصلہ نے منسٹروں کو متاثر کیا۔ اور ان کے اخلاق نے انکے ماتحتوں کو

آریہ سماج کی طرف سے اسلامی جذبات کی توہین!!

Digitized by Khilafat Library

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ پنجاب اس امر سے ناواقف نہیں ہو سکتی کہ احمدی جماعت ایک امن پسند اور مذہبی دنیا میں امن و اعتدال پیدا کرنے کی سب سے بڑھ کر حامی اور محرک ہے لیکن نہایت ہی افسوس سے ذکر کیا جاتا ہے کہ اس سال بعض واقعات ایسے پیش آئے ہیں جو نہ صرف احمدی جماعت بلکہ کل اسلامی ہند کے جذبات کو اس سے ٹھیس لگتی ہے۔

پنڈت لیکھرام آریہ مقتول کی یادگار میں آریہ اخبارات نے جو خاص نمبر نکالے ہیں ان میں مختلف رنگوں میں اسلامی جذبات کی توہین کی گئی ہے ایک اخبار نے جس کا نام آریہ پتر کا ہے اپنے ٹائٹل پیج پر مسجد کی تصویر دیکر اس میں تلوار دکھائی ہے جس کے معنی بجز اس کے نہیں ہیں کہ مسجدوں میں جو خدا کا ذکر اور عبادت کے لیے مخصوص ہیں قتل و غارت گری کے منصوبے ہوتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اسلامی جذبات کی توہین اور کیا ہو گی کہ اس قسم کے کارٹون بنائے جاتے ہیں۔

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک کی گئی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت ایسے ناپاک الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ میں ان کو نقل بھی نہیں کر سکتا۔ اس قسم کے توہین آمیز اور اشتعال بخش کلمات کو پڑھکر ایک مسلم ایک احمدی کے دل کو چوٹ لگنا لازمی ہے۔ ہم بجز اسکے کچھ نہیں کر سکتے کہ ان بیہودہ اور غلط الزامات کی تردید کریں۔ ہمعصر پیغام صلح نے چاہا تھا کہ ان الزامات کی حقیقت کھولدے لیکن پیغام کے تازہ پرچہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسکو ایسا کرنے سے گورنمنٹ پنجاب نے منع کر دیا ہے۔ اگرچہ آریہ اخبارات نے ظاہر نہیں کیا لیکن قیاس چاہتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے ان اخبارات کو (جنھوں نے اس دل آزار طریق کو اختیار کیا ہے) بھی آگاہ کیا ہوگا لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایک غلط فہمی پیدا کی گئی ہے اور اس کے دور کرنیکا موقع نہ دیا جاوے یہ کس حد تک قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔ ہم میں کسی کو ضرورت نہیں کہ اپنے وقت اور توجہ کو ان امور کی طرف لگائیں جو نہ صرف غیر ضروری ہوں بلکہ گورنمنٹ بھی اسکو پسند نہ کرتی ہو۔ لیکن ہمارا ایمان اور مذہب اس بات کی ہمیں اجازت نہیں دیتا اور ہم امن اور اعتدال کے ہم قائل نہیں ہو سکتے کہ جن کو ہم جان سے عزیز اور محبوب وجود کی توہین اور ہتک کیجاوے اور ہمیں اس امر کی بھی اجازت نہ ہو کہ ہم اس غلط بیانی کو رفع کر سکیں۔

نہ تو نالے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

گورنمنٹ پنجاب کے احکام کی ہم تعمیل کریں گے اور اخلاص کرینگے لیکن گورنمنٹ کے نوٹس میں اس امر کو لائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جن اخبارات نے اس قسم کے مذیل حیثیت اور توہین آمیز کلمات شائع کئے ہیں انھیں پابند کیا جاوے کہ وہ تمام کاپیاں ہمارے حوالہ کر دیں تاکہ ہم انھیں تلف کریں۔ یہ طریق کہ ایک فریق دل آزار تحریریں شائع کرتا رہے اور جب ان غلط فہمیوں کو رفع کرنے کی کوشش کیجاوے۔ اور یہی ایک صورت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ تو ہمارے قلم کو روک دیا جاوے پسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجاب اس معاملہ میں خاص نوٹس لیگی اور اس آزاری کا سد باب کرے گی۔ اسکے لیے بہترین طریق یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تجویز پر قانونی طور پر عمل درآمد ہو کہ

"وہ کسی مذہب کے پیرو کے مذہب پر حملہ نہ کرے اور صرف اپنی مذہب کی خوبیوں کا اظہار کرے"

آنکھیں بڑی نعمت ہیں!

ان کی قدر کرو - اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اسکے علاج میں سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے - مرض کی تشخیص کے لیے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے اسکے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں - ناخونہ - موتیا بند - پڑوال - پھولا - جالا - ککرے - ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لیے خاکسار سے مفصلہ ذیل ادویہ جو بفضل خدا نہایت مفید اور مجرب ہیں - بذریعہ وی پی طلب فرمادیں - دیگر امور ضروری بذریعہ خط وکتابت طے فرمائیں -

ککروں کا سرمہ فی تولہ - ۱۲	سرمہ نور فی تولہ ۴
گولی دافع ضعف بصر ،، عہ	سرمہ زنگاری از مولوی
خارش چشم کا انجن ،، عار	نور الدین صاحب رضا طبیب
سرمہ مروارید ،، للعہ	شاہی - فی تولہ صرف ... عہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمعیل (ڈگری والہ) قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library

جس کا مقصد اشاعت اس تیرہ راز میں مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی ہوگا جس کی آواز حق کے لیے ایک بے خوف اور نڈر آواز ہوگی - اور جسکی صدا ہمیشہ ان العزة لله ولرسوله وللمومنين، وجاهدوا في سبيل الله حق جهاده وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين - کی تفسیر ہوا کرے گی، ۱۷ اپریل سے مسٹر تاج الدین سپرنٹنڈنٹ انجمن اعانت نظر بندان اسلام و آنریری سکرٹری پراونشل مسلم لیگ صوبہ متوسط و برار سکرٹری مجلس استقبالیہ آل انڈیا مسلم لیگ دہلی کے زیر ادارت بڑی تقطیع ۱۲ صفحوں پر شائع ہوگا ۲۴

اس کا جواب ملک کے ممتاز مشاہیر اور مدبرین ذیل کی آراء سے ظاہر ہے

حاذق الملک اجمل خان صاحب - مضامین اور انکی ترتیب سے ایک ممتاز پرچہ سمجھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر انصاری صاحب - میں نے اس کے اکثر نمبر دیکھے، ہر لحاظ سے اچھا پایا۔

خواجہ حسن نظامی صاحب - اول سے آخر تک بہت ہے۔ کہیں کوئی رخنہ باقی نہیں رہتا۔

مسٹر شعیب قریشی ایڈیٹر نیو ایرا - مضامین اور پالیسی ہر لحاظ سے یہ پرچہ ایسا ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔

جناب قاضی عبد الغفار صاحب ایڈیٹر جمہور - مجھے یقین ہے کہ ناظرین قوم قاری محمد عباس حسین صاحب کی تجربہ کاری سے فائدہ اٹھائیں گے۔

روزنامہ آفتاب - اس میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جنکی ہماری موجودہ قومی زندگی میں ضرورت ہے اور ایڈیٹر ایک کہنہ مشق اور تجربہ کار اہل قلم ہیں۔

روزنامہ لیڈر - دہلی سے مسلمانوں کا ایک زبردست اخبار قوم نکلنا شروع ہوا ہے۔

روزنامہ ہمدم - قاری صاحب ہماری توقعات کے مطابق پرچہ نہایت قابلیت سے مرتب کرتے ہیں۔

روزنامہ دلی گزٹ - بہ حیثیت اخبار کے حیثیت سے بہترین جریدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

نمونہ کیلئے پانچ پیسے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

چندہ فی پرچہ ایک آنہ

سالانہ ۴ - ششماہی ۲ - سہ ماہی ۱ (اندرون ملک)

پتہ: قوم مٹیا محل دہلی

نوٹ: سہ ماہی اور قیمت صرف للعہ ہوگی (نوٹ) جو فرمائشیں بکم اپریل سے پہلے آجائیں گی ان سے بجائے للعہ کے تین روپے چندہ لیا جائیگا بعد کو للعہ - المشتہر منیجر تاج جبل پور سی پی :-

مقدر کیا ہوا ہے کہ وہ ابتلاؤں اور مشکلات میں نشوونما پائے تاکہ اس کی تمکین اور خوف کا امن سے تبدیل ہونا کھلے کھلے طور پر ثابت ہو اور یہ ظاہر ہو جائے کہ **خلیفہ بنانا محض خدا کا کام ہے** ۔ اس ابتلا کے ساتھ جسکی بنیاد ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو رکھی گئی تھی ۔ پہلا سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں ہوا ۔ گویا ابتلا کے آغاز سے ۹ ماہ بعد اور یہ پہلا جلسہ تھا جبکہ اس کے بالمقابل لاہور میں ایک جلسہ قائم کیا گیا تھا اور اس جلسہ میں احباب کو جمع کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی تھی ۔

پھر ۱۹۱۴ء میں احباب کو متواتر قادیان آنا پڑا تھا اکثر احباب حضرت خلیفہ اول کی عیادت کے لیے اوائل ۱۹۱۴ء میں آتے رہے تھے مگر آپ کی وفات پر مارچ ۱۹۱۴ء میں ایک کثیر تعداد جمع ہوئی اور اسکے بعد اپریل ۱۹۱۴ء میں جبکہ حضرت خلیفہ ثانی نے منصب خلافت اور انتظام جماعت کے متعلق ایک بیش قیمت تقریر فرمائی احباب کا ایک بڑا مجمع جمع ہوا اور پھر تیسری مرتبہ سالانہ جلسہ پر لوگوں کو آنا پڑا ۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے تائیدی ہاتھ سے بتا دیا کہ وہ

کس کے ساتھ ہے

اور اس طرح پر خدا تعالیٰ کی اس وحی کا کھلا کھلا ثبوت مل گیا جو اس پھوٹ کیوقت تائید کی مظہر تھی ۔

خدا دو فریقوں میں سے ایک کے ساتھ ہوا

لاہور اور امرتسر کے سٹیشنوں پر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے والے ٹریکٹ کثرت سے تقسیم کیے گئے ۔ اور چاہا گیا کہ لوگ قادیان نہ جائیں مگر وہ ایک خاص جذب سے مجذوب ہو کر جا رہے تھے انکو کوئی تحریک روک نہ سکتی تھی آخر سالانہ جلسہ پر جو اجتماع ہوا اسکی تعداد ۴ **ہزار سے کم نہ تھی** جن میں ساڑھے تین ہزار مرد اور پانچسو کے قریب مستورات تھیں اور پہلی مرتبہ قادیان میں مستورات کے لیے **الگ جلسہ کا انتظام کیا گیا**

یہ اس جلسہ کی برکات میں سے ایک برکت تھی ۔

ہر چند ہمارے جلسہ کی کامیابی کا معیار لوگوں کی کثرت اور چندہ کی افزونی نہیں سمجھی جاتی لیکن اس لحاظ سے بھی پہلا یہ جلسہ کسی حیثیت میں کم نہ تھا اور ۱۲ ہزار سے زائد رقم صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کی گئی ۔

پہلے سالانہ جلسہ سے پہلے ہی عالمگیر جنگ شروع ہو چکی تھی اور یہ عالم کباب کی پیشگوئی پورا کرنے کا ایک ذریعہ تھی عالمگیر جنگ کے ساتھ قحط ۔ گرانی ۔ مالی مشکلات تو تھی عوارض وغیرہ کا سلسلہ اس شدید مخالفت کے علاوہ تھا جو ہم سے جدا ہونے والوں نے لگاتار جاری رکھی تھی ۔ لیکن باایں ارض حرم میں جمع ہونے والوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا گیا ۔ اور ہر سال کا جلسہ پہلے سال سے اپنی شان اور قوت میں بڑھتا گیا ۔

ہمارے الگ ہونے والے بھائیوں نے پمفلٹ ٹریکٹوں کے ذریعہ ہر قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی اور ہر طرح جماعت کے افراد کو لاہور بلانے کیلیے تجویزیں کیں ۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان تمام مخالفتوں اور روکوں کو درمیان سے اٹھا دیا آخر ان کے ہاتھ میں ایک عجوبہ آ گیا یعنی مولوی سید محمد احسن صاحب نے بعض خاص اسباب کی بنا پر قادیان سے قطع تعلق کیا اور لاہور سے چلا گیا اور نہ صرف یہی بلکہ انکی طرف سے ایک

اعلان عزل شائع کرایا گیا

اور اس سے امید کی گئی تھی کہ یہ اعلان عزل سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک تہلکہ پیدا کر دے گا اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ بھاگے ہوئے چلے جائیں گے مگر اس اعلان عزل کی جو قدر عملی رنگ میں ہوئی وہ ظاہر ہے اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ **خدا کے مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت نے حق سمجھ کر جسے قبول کیا تھا ۔ اسے محض زید یا بکر کے کہنے سے چھوڑ نہیں سکتی** ۔

غرض ہر سال نئی نئی ترکیبوں سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

مرکز پر حملہ ہوتا رہا - اور خدا نے ہر سال ان کو اپنے منصوبوں میں ناکام رکھا - اور سلسلہ کی عظمت اور ترقی نے بتا دیا کہ

یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے

اس سال عجیب اتفاق ہوا کہ دوران سال میں حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت نصیب اعدا ناساز رہی اور سال کے آخری حصہ میں انفلوانزا کے عالمگیر اثر نے لوگوں کو عجیب کشمکش میں ڈال دیا - علاوہ بریں قحط سالی کی وجہ سے بھی سخت مشکلات تھیں اور یہ سال عجیب ابتلا اور مشکلات کا سال تھا - ایسی ہی حالت میں جماعت کے ایمان اور اخلاص کا بہترین امتحان ہو سکتا ہے -

بس اس سال حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ کو بجائے دسمبر کے اولاً ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی کیا - اور پھر جبکہ ابھی جلسہ میں اچھا خاصہ وقت باقی تھا آپ نے اس تاریخ کو تبدیل کر دیا اور جلسہ ایک ماہ پہلے کر دیا - اس تبدیلی سے جہاں ناظمان جلسہ کی مصروفیت اور محنت میں ترقی ہو گئی - وہاں احباب کو اپنی تیاری میں بھی عجلت اور مزید سرگرمی سے کام لینا پڑا -

پس جب ہم اس جلسہ کی خصوصیات پر غور کریں گے اور اسکی کامیابی کا اندازہ کرنے لگیں گے تو اسکے ساتھ ہی اولاً ہمیں ان مشکلات اور رکاوٹوں کا اندازہ کرنا چاہیے جو اسکی کامیابی کی راہ میں تھیں - ان میں سے پہلی مشکل تو جیسا کہ میں نے کہا ہے ناظمان جلسہ کے لیے الگ صورت میں اور شریک ہونے والوں کے لیے دوسرے رنگ میں تھی - اسکے علاوہ فروری کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو کسی مشورہ کے لیے لاہور جانا پڑا - اور لاہور جانے پر وہاں کی جماعت اور مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی کی استدعا پر متواتر دو پبلک لیکچر دینے پڑے اگر یہ لیکچر نہ بھی ہوتے تو بھی حضرت کا اپنے مرکز سے لاہور تشریف لیجانا جماعت کے لاہور کھنچنے کے لیے کافی تھا لیکن جونہی یہ علم ہوا کہ حضرت کا پبلک لیکچر ہو گا تو احباب کھنچے ہوئے لاہور چلے آئے -

چنانچہ اس موقعہ پر قادیان - امرتسر - کپورتھلہ - لودہانہ - گوجرانوالہ - گجرات - جموں - لائل پور - راولپنڈی قصور - تلونڈی راہوالی - سیکھواں - کانگڑہ - شیخوپورہ - لالہ موسیٰ - سیالکوٹ - لکھیم پور (یو-پی) وغیرہ مقامات سے احباب کثیر التعداد میں لاہور حاضر ہوئے اور پھر واپس تشریف لیگئے ان حالات میں جبکہ ملک میں قحط سالی کی وجہ سے عام طور پر لوگ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں - تھوڑے ہی دنوں بعد پھر لوگوں کا دارالامان میں جمع ہو جانا

ایک عظیم الشان معجزہ ہے

باوجودیکہ اکثر دوست دو ہفتہ پیشتر لاہور آ چکے تھے - مگر جلسہ قادیان کی تقریب پر بھی ان دوستوں کی راہ میں کوئی روک مالی مشکلات کی وجہ سے نہیں ہوئی - جس نے ثابت کر دیا کہ

وہ محض خدا کیلئے آتے ہیں

یہ تو آنیوالے احباب کا مشکلات پر فتح پانا تھا ناظمان جلسہ کی حالت ان سے بھی الگ تھی سب سے پہلے مشکل یہ پیش آئی کہ اس مرتبہ ناظمان جلسہ میں تبدیلی واقع ہوئی - حضرت میرزا شریف احمد صاحب چونکہ جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کے کام میں ابتدائی انتظامات کیلیے چاوہ تشریف لیگئے اور انتظام جلسہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے سپرد ہوا - اور اب ہی انتظام مکانات کے سابق ناظم ماسٹر عبدالعزیز صاحب بھی اسی سلسلہ میں چاوا چلے گئے اور یہ کام عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب الحکم کے محرر [illegible] کے سپرد کیا گیا -

اسی طرح دارالعلوم میں اترنے والے مہمانوں کے متعلق ضروری انتظامات اور جلسہ گاہ کی تیاری کا کام میرے مکرم **خاں صاحب محمد عبد اللہ خاں صاحب** خلف الرشید حضرت نواب صاحب قبلہ کے سپرد کیا گیا تھا غرض ناظمان جلسہ میں ایک خاص تعداد اور ذمہ داری کے اہم کاموں پر ایسے لوگوں کی تھی جو بالکل نئے تھے مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل و رحم سے اس مرتبہ انتظام جلسہ باوجودیکہ بہت ہی تھوڑی مدت میں کرنا پڑا **نہایت عمدگی سے کیا گیا**۔

کوئی تکلیف اور کوئی شکایت کبھی جو ...... قابل غور ہو نہیں سنی گئی مہمانوں کے آرام اور آسائش کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی اور نہایت اطمینان کے ساتھ تمام امور سر انجام ہوتے رہے میں اس عمدہ انتظام کے لیے **حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور اُنکے سٹاف کو مبارکباد دیتا ہوں!**

پس اس سال جلسہ میں پہلی خصوصیت یہ تھی کہ باوجودیکہ انتظام کے لیے مختلف قسم کی مشکلات تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی دقت پیش نہ آئی۔

انتظام میں تقسیم محنت کا اصول

سالانہ جلسہ کا انتظام کوئی معمولی امر نہیں رہا۔ گذشتہ کئی سالوں سے انتظامی امور میں سہولت پیدا کرنے کے لیے تقسیم محنت کا اصول برتا جاتا ہے اور کل انتظام کو مندرجہ ذیل صیغوں پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

(۱) عام نگرانی (۲) استقبال بٹالہ (۳) انتظام مکانات (۴) روشنی کا انتظام (۵) پانی کا انتظام (۶) صفائی (۷) شور (۸) انتظام تنور و دیگ (۹ و ۱۰) انتظام تقسیم روٹی و سالن (۱۱) اجرائے پرچہ خوراک (۱۲) پرہیزی خوراک (۱۳) انکوائری آفس (۱۴) منتظم بازار (۱۵) انتظام جلسہ گاہ (۱۶) انسپکٹر جلسہ۔

اس منظم طریقہ پر کام کرنے کے لیے کس قدر آدمیوں اور مددگاروں کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے اور اس مرتبہ بٹالہ کے راستہ آنیوالے احباب کے علاوہ **ٹانڈہ** ضلع ہوشیارپور کے راستہ بھی جالندھر اور ہوشیارپور کی بعض جماعتیں آئی تھیں اور اس لیے وہاں بھی مہمانوں کے آرام کیلیے دو آدمیوں کو بھیجا گیا تاکہ وہ انکے لیے باربرداری وغیرہ کا انتظام کریں اس مقصد میں عزیزی منشی **سندھی شاہ** صاحب کو خصوصیت سے کام کرنے کا موقع ملا اور انھوں نے نہایت عمدگی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انکو جزا دے۔

میں نام بنام اُن تمام احباب کا ذکر اس مختصر میں نہیں کر سکتا جنھوں نے اس موقعہ پر اپنے فرائض کو پوری تندہی اور اخلاص سے ادا کیا صرف اس قدر کہتا ہوں کہ

اس نیک کام کیلیے اللہ تعالیٰ انکو بہترین جزا دے

جلسہ کے انتظام کی عمدگی کے بعد جس خصوصیت کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ

غیر مبائعین کی شرکت جلسہ ہے

غیر مبائعین اس سے پیشتر سالانہ جلسہ کے لیے مختلف وقتوں میں مختلف طریقوں سے روک ڈالتے رہے ہیں۔ اور عام طور پر وہ اپنی تحریروں میں اور تقریروں میں ذکر کرتے رہے ہیں کہ انھیں اپنے خیالات کے اظہار کا جماعت کے سامنے موقع نہیں دیا جاتا اور گو وہ اپنے جلسہ میں سوال و جواب کا موقع دیتے ہیں وہ جس قسم کا موقع دیتے ہیں ہر ہیں اسے کوئی وقعت نہیں دیتا۔ اس سے ان کی غرض اپنے جلسہ کے لیے ایک دلچسپی کا سامان کرنا ہوتا ہے بہرحال میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ ان لوگوں کی **ہوس** ضرور نکل جانی چاہیے اگرچہ مسیح موعود علیہ السلام کے پاک پلیٹ فارم پر ان لوگوں کو بولنے کا کوئی حق نہیں ہونا چاہیے جو ایک حد تک اس سلسلہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں لیکن محض اظہار حق اور اعلائے حق کے لیے یہ ضروری معلوم

ہوتا تھا۔ ان کی اس آرزو کو پورا کر دیا جاوے۔ تاکہ

ان کا یہ عذر بھی ٹوٹ جاوے

پیغامی احباب ہمیشہ سے لکھ رہے تھے کہ ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں دیا جاتا اور ہمارے دلائل ایسے قوی اور موثر ہیں کہ جہاں بھی انکا ذکر کیا کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کا کثیر حصہ ہمارے ساتھ نہ ہو جاوے۔ ان خیالات میں ہمارے یہ غلطی خود وہ احباب مبتلا تھے لیکن اس سال کے سالانہ جلسہ نے اس حقیقت کا راز بھی کھول دیا۔ اور یہ ایک خصوصیت اس جلسہ کی تھی جو اس سے پہلے گذشتہ پانچ سال میں کبھی پیدا نہیں ہوئی اسی خصوصیت نے

خلافت راشدہ کی تمکین کا کلی اعلان کر دیا۔

کئی ہزار کے مجمع میں لاہوری احباب کے منتخب کردہ مقرر کو موقع دیا گیا کہ وہ تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرے اور تمام اطراف و اکناف کے لوگ موجود تھے اور وہ اسی مسجد نور میں جمع تھے جہاں جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ ثانی کی تقریر پر (جبکہ وہ ابھی خلیفہ نہ ہوئے تھے) ایک تقریر کی تھی اور انھوں نے اپنے لیے وہ چیز مانگی جو مبارک نہ تھی۔ اور اس کا اثر اس مسجد میں انھوں نے دیکھا اس مسجد نور میں پھر ان کے فرستادہ مقرر کو بولنے کا موقع دیا گیا اور اس کا جو کچھ اثر ہوا مجھے اس کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں۔

خدا کے فضل سے ایک معجزہ ظاہر ہو گیا۔

حاضرین میں سے ایک شخص بھی نہ تھا جسنے ان دلائل کو معقول سمجھ کر اعلان کر دیا ہو کہ آج تک ہم غلطی میں مبتلا تھے اور آج حقیقت الامر کا انکشاف ہم پر ہوا ہے۔

آئندہ کو یہ یقین ہے کہ یہ خیال ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کے دل سے نکل جائیگا کہ جماعت کا کثیر حصہ ہمارے ساتھ متفق ہے حضرت خلیفۃ المسیح تو اس اجلاس میں موجود نہ تھے اور آزادی کے ساتھ انہیں بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ مگر ہمارے ان بھولے ہوئے بھائیوں نے اس تقریر سے کچھ فائدہ نہ اوٹھایا۔

میں معاصر پیغام کو معذور سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی کمزوری کو دوسروں کے سر تھوپنا چاہتا ہے مجھے ضرورت نہیں کہ نفس تقریر کے متعلق کچھ بھی ذکر کروں اسلیے کہ پبلک جلسہ میں حقیقت خود عیاں تھی

پھر اس جلسہ کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے انتظام جماعت کے لیے جو جدید سکیم شائع کی ہے اور جس پر یکم جنوری سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق مختلف ناظروں نے اپنے اپنے صیغہ کی رپورٹیں قوم کے سامنے پیش کیں۔ جن کو احباب نے توجہ اور دلچسپی سے سنا۔

پھر اس سال کے جلسہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ صیغہ ناظر تعلیم و تربیت نے

تعلیمی کانفرنس کا سلسلہ شروع کیا

اس کانفرنس کا کریڈٹ میرے عزیز شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب نائب ناظر محکمہ مذکور کو ہے کانفرنس کے متعلق کوئی ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہاں یہ کہوں گا کہ یہ نہایت اہم اور ضروری معاملہ ہے جسکی طرف قدم اٹھایا گیا ہے۔ تعلیمی کانفرنس کو بہت مضبوط کرنا چاہیے اور بہترین اصولوں پر اسکی بنیادیں اٹھانی ضروری ہیں۔ امید کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ سال بہت کچھ ترقی ہو سکے گی۔ تعلیمی کانفرنس صرف اساتذہ تک محدود رکھنا ضروری نہیں بلکہ اس میں ان تمام لوگوں کو شامل ہونا چاہیے جو تعلیمی امور سے دلچسپی رکھتے ہوں۔

تعلیمی کانفرنس کے رنگ میں مبلغین کی بھی ایک کانفرنس ہونی چاہیے تاکہ مبلغین اپنے تجربات تبلیغ سے ایک دوسرے کو واقف کر سکیں اور جو مشکلات تبلیغ کے راستہ میں پیش آتی ہیں انکے متعلق باہم تبادلہ خیالات ہو کر انسداد ہو سکے۔

احمدیہ کانفرنس یہ ایک ضروری چیز ہے مگر افسوس وہ گذشتہ دو سال سے نہیں ہو سکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ جماعت میں مشورہ اور قومی معاملات پر غور کرنے کی عادت پیدا ہو۔ آپ نے منصب خلافت میں اسپر خاص زور دیا ہے اس کے لیے سالانہ اجتماع کے موقع پر ضرور کوئی نہ کوئی ایسا موقع ہونا چاہیے

جس سے اہم قومی معاملات پر مشورہ ہو جایا کرے۔

بہرحال یہ ایک ضمنی بات ہے۔ تعلیمی کانفرنس کا انعقاد بھی ایک جلسہ کی خصوصیت تھی۔

پھر اس جلسہ کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت جس پر سلسلہ کی ترقی کا بہت بڑا انحصار ہے۔

پھر اس جلسہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی خصوصیت تھی کہ اس مرتبہ کلکتہ اور حیدرآباد سے بڑی جماعتیں شریک اجلاس ہوئیں کلکتہ سے بیس آدمی جناب مولوی لطف الرحمٰن صاحب کی قافلہ سالاری میں اور حیدرآباد دکن سے پچاس آدمی شریک جلسہ ہوئے اس قافلہ کے امیر قافلہ جناب سید بشارت احمد صاحب منصبدار تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حیدرآباد دکن جیسی دور و دراز جگہ سے آنا کس قدر مالی قربانی کو چاہتا ہے ایسا ہی کلکتہ سے آنیوالوں کو کس قدر خرچ کرنا پڑتا ہے۔

مگر یہ جوش یہ ہمت اور یہ قربانی کا جذبہ جو جماعت میں پیدا ہو گیا ہے وہ اس خلافت کے برکات میں سے ایک ہے۔

دور دراز سے آنیوالے مہمانوں میں سب سے دور کے مہمان ہمارے مکرم و محترم مخدوم حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب تاجر جدہ سے تھے۔ جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ایک خاص دلچسپی لیتے ہیں اور مالی قربانی کے لیے انکی جیب ہمیشہ کھلی رہتی ہے۔ ہمارے احمدی حجاج خوب جانتے ہیں کہ جدہ میں ان کا وجود اپنے بھائیوں کے لیے کس قدر قیمتی اور نافع ہے۔ میں خصوصیت سے احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایسے بزرگ کے لیے خاص طور پر دعا کرتے رہا کریں۔

پھر اس جلسہ کی خصوصیات میں یہ بھی داخل ہے کہ آنیوالے مہمانوں کے طبقہ میں ہر چند ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگ تھے لیکن سرکاری اعلیٰ عہدہ داران کی شمولیت کے لحاظ سے یہ پہلا جلسہ تھا جس میں اتنی مقدار شامل ہوئی ہو۔

اس مرتبہ احمدی سلسلہ کے ارکان اور خدام میں سے ایک سب جج ایک ڈپٹی کلکٹر یوپی سے اور دو ای۔ اے۔ سی پنجاب سے شامل ہوئے باوجود اس عزت اور وجاہت کے جو انہیں اپنے اعزاز و مرتبہ کے لحاظ سے حاصل ہے وہ اپنے غریب بھائیوں پر کسی بھی قسم کا تفوق ظاہر نہ کرتے تھے بلکہ وہ انکے ساتھ مل کر بیٹھنے میں ایک خاص محبت اور شوق کا اظہار کرتے تھے مہمانوں میں ہر طبقہ کے لوگ تھے گریجویٹ۔ تاجر۔ سرکاری عہدہ دار زمیندار۔ اہل حرفہ

Digitized by Khilafat Library

پھر اسی جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس مرتبہ مستورات کی بہت بڑی تعداد شریک جلسہ ہوئی جس کے لیے اس مرتبہ انکے جلسہ کے لیے خاص طور پر الگ انتظام کرنا پڑا۔ مستورات کے جلسے عموماً حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کے مکان میں ہو جایا کرتے تھے۔ مگر اس مرتبہ وہ مکان ان جلسوں کے لیے کافی نہ ہو سکا اور مسجد اقصیٰ میں اجلاس کیے گئے۔ جن میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی بھی ایک تقریر ہوئی اور مستورات نے سلسلہ کے عام اغراض میں ایک اچھی رقم چندہ میں بھی دی۔

مستورات کا جلسہ میں شریک ہونا نہایت ضروری امر ہے اس لیے کہ اولاد کی پہلی تعلیم گاہ آغوش مادر ہی ہے۔ اگر ہم خواتین سلسلہ کے دلوں میں سلسلہ کی عظمت اور اسکے اغراض کو اچھی طرح سے بٹھا سکیں تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور ہماری آئندہ نسلوں پر عملی رنگ کا بہت گہرا اثر پڑے گا۔

اس لیے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اہل و عیال کو قادیان لانے کی کوشش کرتے رہیں اور اسطرح پر انہیں سلسلہ اور سلسلہ کے اغراض و ضروریات سے باخبر کریں۔

بعض دفعہ جو ایسا ہوا ہے۔ کہ ایک احمدی شخص فوت ہو گیا ہے اور اسکی بیوی بچوں کا سلسلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا تو اسکی وجہ زیادہ تر یہی تھی کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو قادیان لانے کا موقعہ نہ پا سکے۔

اسلیے یہ امر نہایت ضروری ہے اور اس سال کے جلسہ نے یہ نہایت ہی عمدہ نمونہ دکھایا ہے ہماری مستورات میں سلسلہ کے لیے ایسا جوش مبارک ہے اور یہ خدا کے فضل سے بہت مفید اور موثر ثابت ہوگا اور اب ضرورت ہے کہ اس تحریک کو زور سے جاری رکھا جاوے۔

پھر اس جلسہ کی خصوصیات میں سے حضرۃ خلیفۃ المسیح کے ساتھ

ملاقاتوں کا نظام ہے

ایک وقت تھا حضرت **مسیح موعود علیہ السلام** کے عہد سعادت کے آغاز میں بہت ہی کم آدمی آیا کرتے تھے ان ایام میں ملکہ اس سے بہت پہلے حضرت کو کثرت سے آنیوالوں کی خبر دی گئی اور ملاقاتوں سے نگھبرانے کا حکم ملا اور خدا کی وحی نے (۱) تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس کے الفاظ میں بتایا کہ بہت کثرت سے لوگ آنیوالے ہیں۔ اس پیشگوئی کی عظمت دن بدن بڑھتی گئی۔ اور اب اسقدر مخلوق آرہی ہے کہ ملاقاتوں کے سلسلہ کو ایک خاص **نظام** کے ماتحت رکھنے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ ملاقاتوں کے سلسلہ کو

صیغۂ ڈاک کے ماتحت کردیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک کے افسر ماسٹر عبدالرحیم صاحب **نیر** صیغۂ ملاقات کے ناظم تھے اور انھوں نے نہایت عمدگی کیساتھ اپنے فرض کو ادا کیا۔

اس سال کے جلسہ کی عظیم الشان **خصوصیتوں** میں سے ایک حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی تقریر **حقیقت عرفان الٰہی** پر تھی اس تقریر کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ تفصیل سے لکھنے کا ارادہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح جماعت کو روحانی طور پر کسی مقام پر لیجانا چاہتے ہیں۔ اس تقریر کے عنوان ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی خلافت کے آغاز سے ہر سالانہ جلسہ پر جو تقریر کی ہے اس میں انتظام جماعت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ وہ امور جو تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے متعلق ہیں۔

جماعت کو تعلیم کیے جاویں تا وہ اصل غرض جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں رکھی تھی پوری ہوتی رہے۔ کوئی سالانہ جلسہ اس مقصد سے خالی نہیں رہا۔

عرفانِ الٰہی پر آپنے ایسی بے نظیر تقریر کی کہ اسوقت سننے والوں کے چہروں سے ایک مسرت اور محویت کے آثار نمایاں تھے۔ مگر عداوت کا برا ہو کہ

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبی است

ہمارے لاہوری **ھمعصر** کو وہ بھی پسند نہیں آئی اور اسپر نکتہ چینی کا شوق اسے پیدا ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس تقریر میں جو **اصول** اور گر معرفت الٰہی کے بیان کیے ہیں وہ آسان اور عام فہم ہیں اور صرف آسان ہی نہیں بلکہ سہل الحصول بھی ہیں۔ یہ تقریر بتمام و کمال چھپ جائیگی لیکن اس کا خلاصہ بہت جلد شائع کردیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق

پھر اس جلسہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں **تبلیغ واشاعت سلسلہ کیلیے بہت بڑا قدم اٹھایا گیا ہے**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ تیرا نام **آفاق میں پہنچاؤں گا** وہ لوگ جو تبلیغ کے طریق میں حضرت **مسیح** موعود علیہ السلام کا نام لینا غیر ضروری سمجھتے ہیں غور کریں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ تیرا نام آفاق میں پہنچاؤنگا اور تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اور ہم یہ کوشش کریں کہ آپ کا نام نہ لیا جاوے کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے۔ ہمکو اپنے ارادے اور تدابیر ان ارادوں اور تدابیر سے متحد کرنی چاہئیں۔ جو خدا تعالیٰ کے ہیں تب ہی **کامیابی یقینی ہے**

غرض اس جلسہ میں حضرت **خلیفۃ المسیح** نے **تبلیغ** واشاعت سلسلہ کے لیے بڑا عالیشان **پروگرام** پیش کیا۔

آپنے اہل فارس کے حقوق کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحیثیت **رجل من اہل فارس** مبعوث ہونے کے ہمپر ہیں پرزور اور جوش افزا الفاظ میں ذکر کرکے بتایا کہ ایک مشن ایران

یوں قائم کیا جاوے - پھر کابل کی سرزمین میں جو فدیہ ہم سے لیا گیا اور

صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ہے

جو مطالبہ کر رہا ہے - یعنے جس غرض کے لیے وہ گرایا گیا

تکمیل کے لیے ہمارا فرض ہے کہ

کابل میں ایک تبلیغی سلسلہ قائم کیا جاوے

سب سے بڑھکر عرب اور ارض حجاز نے جو احسان ہم پر نہیں بلکہ کل دنیا پر کیا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نجات دہندہ اس ارض پاک سے اٹھا - اسکو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت ہے کہ

عرب میں ایک مشن قائم کیا جاوے

اس طرح پر ایک مشن امریکہ اور ایک افریقہ میں قایم کیا جاوے - افریقہ میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ایک جماعت قایم ہو چکی ہے اور وہ روز بروز ترقی کر رہی ہے.

اور متواتر خطوط اسکے آرہے ہیں کہ **مبلغ بھیجو**

غرض سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ کے لیے جدید **تبلیغی مشن** قایم کرنے کا اعلان کیا گیا

ان **مشنوں** کے قائم کرنے کیلئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ نمایاں ہے اسپر تفصیل سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں - یہ کام جس قدر **عظیم الشان** اور جسقدر **ضروری** ہے اسی قدر **مصارف** اور **قربانیوں** کو چاہتا ہے - اور یہ ظاہر بات ہے کہ کوئی قوم اور جماعت مقاصد عظیمہ کو حاصل نہیں کر سکتی جبتک کہ وہ عظیم الشان قربانیاں نہ کرے وہ قربانیاں خواہ مالی ہوں خواہ جانی تمام ترقیوں کی کلید

قربانیوں کا جذبہ ہے

پس بھائیو اس جلسہ نے عظیم الشان خصوصیتوں کو ہمارے سامنے رکھا ہے - اہم اور نہایت ضروری مقاصد ہمارے سامنے پیش کیا ہے - ہماری ذمہ داریوں کو بہت بڑھا دیا ہے اور اب اس امر کی ضرورت باقی نہیں رہنی چاہیئے کہ جماعت مرکزی تحریکوں کی محتاج رہے اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جو پروگرام اس کے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ نرا پروگرام ہی نہیں بلکہ یہ **عملی سکیم** ہے - جسپر جلد سے جلد عمل شروع ہو جانے والا ہے اس صورت میں ان تبلیغی وفود کے اخراجات اور ضروریات کیلئے ہمکو ابھی طیاری کرنی چاہیے - ان **مشنوں** پر کم از کم سر دست ڈیڑھ لاکھ کے قریب سالانہ خرچ ہوگا - یہ میرا خیال و قیاس ہے ممکن ہے اس سے بھی زیادہ ہو اور رقم ان اخراجات کے علاوہ ہوگی جو اس سے پہلے سلسلہ کے جاری کردہ کاموں پر ہو رہے ہیں - اسلیئے جماعت کو بہت بڑی مستعدی اور فکر کی ضرورت ہے - آئندہ میں جلسہ کے مختصر حالات لکھونگا - وباللہ التوفیق

دارالامان کے حالات اور خبریں

(۱) حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی صحت الحمدللہ اب ترقی کر رہی ہے، آپ جماعت کے انتظام اور اصلاح و تعلیم میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں نظارت کے محکموں کی رپورٹیں باقاعدہ آپ کے سامنے پیش ہوتی ہیں - اس ہفتہ سے آپ نے درس **قرآن** کا سلسلہ پھر جاری کرنے کا اعلان فرمایا ہر ہفتہ کے دن مستورات میں درس ہوا کرے گا اور پیر اور بدھ کے دن مردوں کے لیے حضرت کے اس درس کے علاوہ جو دوسرے درس جاری ہیں وہ بدستور جاری رہیں گے -

(۲) ۸ مارچ ۱۹۱۹ء کو **خاندان نبوۃ** اور خاندان حضرت نواب صاحب قبلہ میں ایک بچہ کی پیدائش نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے خاص مسرت کا سامان پیدا کر دیا یعنے ہمارے مکرم مخدوم خانصاحب محمد عبداللہ خانصاحب خلف الرشید حضرت نواب صاحب قبلہ کو اللہ تعالیٰ نے دختر نیک اختر عطا فرمائی - اس ولادت مسعودہ پر حضرت نواب صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو صدق دل سے ہدیہ مبارکباد عرض کی جاتی ہے اور دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ان تمام برکات سے متمتع فرمائے جو خدا تعالیٰ نے اسکے ننھیال اور ددھیال کے خاندان میں نازل فرمائی ہیں - آمین -

(۳) نہایت ہی افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ سلسلہ میں ایک نہایت مخلص اور ممتاز بھائی مولوی نواب الدین صاحب کلرک ۲۲ پنجابیز کے صاحبزادہ منشی فرزند علی نے بمقام قادیان وفات پائی - مرحوم ایک نہایت ذہین اور قابل نوجوان تھا اسے سل کی بیماری تھی - کچھ عرصہ سے بغرض علاج قادیان آیا تھا اور آخر یہاں ہی خدا کے حضور بلایا گیا - اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - اور مولوی نواب الدین صاحب اور مرحوم کے دوسرے بھائیوں اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں -

مسلمان صراطِ مستقیم کی تلاش میں

سیاسی ضروریات اور وقتی حاجات نے مسلمانوں کے اندر ایک خاص بیداری پیدا کر دی ہے۔ اور وہ سیاسی دوڑ دھوپ میں تازہ دم ہو کر حصہ لینا چاہتے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کے ساتھ ساتھ بعض علماء کے اندر بھی اس مقصد کے لیے جوش ہے۔ فرنگی محل لکھنؤ کے علماء کے سرگروہ مولوی عبدالباری صاحب اس معاملہ میں پیش پیش ہیں۔ مولوی صاحب ممدوح واقعہ مسجد کانپور کے زمانہ سے اس قسم کی تحریکوں میں حصہ لینے لگے ہیں۔

علماء اور عوام کے اندر اس قسم کی بیداری ہمارے لئے ایک مبارک فال ہے۔ اسلیے کہ ایسے علماء جس حال میں وحدۃ اور اتحاد عامہ کی ضرورت کے لیے غیر قوموں سے مصافحہ کرنے کو تیار ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اپنی اندرونی عداوتوں اور تفریقوں کے سلسلہ کو ختم نہ کر دیں علاوہ بریں اس بیداری اور احساس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ صحیح طریق عمل کی تلاش میں سرگرمی پیدا ہو۔

دہلی کے جدید اخبار قوم نے احیاء ملت کے عنوان سے ایک تحریک شروع کی ہے اور مسلمانوں کی فلاح و فوز کے لیے ایک مرکزی انجمن کی بنیاد ڈالنی چاہی ہے ایسی ہر تحریک جو مسلمانوں کے لیے کسی حیثیت سے بھی مفید ہو۔ خیر مقدم کہنے کے قابل ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اصلاح و فلاح کے کاموں کے لیے کوئی اسوۂ حسنہ اسلام میں ہے یا نہیں؟ یقیناً ہر مسلمان اسے تسلیم کرے گا کہ ایک کامل مذہب ان ہدایتوں سے خالی نہیں ہو سکتا جو ہر مرحلہ اور میدان میں ایک سسٹم کو کامیاب بنا سکتی ہیں۔ — انجمنوں کا وجود کچھ شک نہیں ابتدائی اور بنیادی طور پر مفید ہوتا ہے۔ لیکن اسلام جہاں تک ہم نے مطالعہ کیا ہے اتحاد و اخوۃ کی روح پیدا کرنے کیلیے

انجمن سازی کے طریق کا حامی نہیں

خدا تعالیٰ نے جب کبھی دنیا میں نشرِ ہدایت اور اشاعتِ حق کے لیے کوئی انتظام فرمایا تو آپ

ایک شخص کو مبعوث فرماتا ہے

اور اتحاد و یگانگت کی روح اسکے ذریعہ نازل فرمائی ہے۔ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت مکہ کے اہل ندوۃ کیا اصلاح کر رہے تھے؟ اس سے بڑھ کر کمیٹی یا انجمن کیا ہو گی؟ میں اس وقت انجمن سازی اور انجمنوں کے طریق عمل پر کوئی تنقید نہیں کروں گا۔ میری غرض اس اشارہ سے صرف مقصد یہ ہے کہ وحدۃ اور اتحاد کے لیے

ایک وجود کی ضرورت ہے انجمن اسکا چارہ کار نہیں!

خدا تعالیٰ کی رسی جس کے لیے اعتصام بحبل اللہ کا حکم ہے جبتک ہم مضبوط نہیں پکڑ لیتے انجمنوں کے وجود سے کوئی معتد بہ فائدہ نہیں ہو سکتا کوئی جماعت انجمنوں کے ذریعہ دنیا میں پیدا نہیں ہو سکی بلکہ اس کے لیے ایک امام ہی کی اطاعت میں کامیابی کا راز مخفی ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ترقی اور کامیابی کے لیے جس امام کی ہمکو ضرورت ہے وہ کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو اپنی دنیوی وجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہو میری غرض اس سے کسی خاص شخصیت کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ اصولاً ایک امر کا اظہار ہے بلکہ یہ شخص اصل میں وہ ہو جو منصب امامت کی حقیقت سے نہ صرف واقف ہو بلکہ اسکے اندر ایسی روح ہو کہ وہ اپنی قوم اور جماعت کو ایک کار آمد اور مفید وجود بنا سکے۔ جبتک وہ اپنے منصب سے واقف نہیں اور جس میں

للّٰہیت اور اخلاص کیساتھ عملی قوت نہیں وہ کچھ بھی نہیں

پس مسلمان اس وقت جن حالات کے ماتحت مجبور ہو رہے ہیں وہ اپنے لیے کوئی صراط مستقیم تلاش کریں۔ اور وہی حالات انھیں اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ

ان کے مرض کا علاج وہ نہیں جو وہ تجویز کرتے ہیں

بلکہ اس مرض کا علاج اس حاذق طبیب کے پاس ہے جو انکی نبض